پروفیسر تاثیر وجدان

اُبدی سچ کا نزول

(ایک نعت)

ہم اہلِ غم ازل کی صبح سے زندہ
درخشندہ کئی بیتی بھی صدیوں کئی بسرے زمانوں سے
ہمارے قلزمِ تاریخ کے روشن بہاؤ میں
وہ روح افروز ماہ و سال بھی ابھرے
کہ جب شاداب نیلے آسمانوں سے
کسی سچی نبوت کا خنک آبِ حیات اُترا
تو جاگ اٹھے نصیب عرب و عجم کے تشنہ کاموں کے
خنک آبِ حیات اُترا
تو سب معلوم و نامعلوم دنیائیں
صداقت کے سرورِ سرمدی سے لہلہا اٹھیں
کسی نُورِ اُلوہی سے
سبھی پیدا و پنہاں کائناتیں جگمگا اُٹھیں

نبی اکرم و اعلیٰ!
تری سانسیں بہارِ خلد کے عنبر فشاں جھونکے
کہ جنکی لمحہ لمحہ موجزن سرسبز خوشبو سے
صدی اندر صدی
دیدہ و نادیدہ جہانوں پر
جمالِ خیر کی فصل گل ولالہ امڈ آئی
تجھی کو زیب دیتی ہے یہ شانِ عالم آرائی

نبی اکرم و اعلیٰ!
جہانِ کہنہ و نو، غائب و حاضر کے سنگم پر
تری ہستی بیاباں کا
الوہی چشمۂ حیواں
کہ جس کے گرد اترے ہیں اور اُتریں گے قیامت تک
غمِ تشنہ لبی سے سر پٹختے کارواں
اقوامِ عالم کے

مرے شمس الضحیٰ! ظلمت زدہ آفاقِ ہستی پر
ترے رُخ نے لٹائے گنج کرنوں کے
مرے بدر الدجیٰ! تیرہ شبی کی بد نصیبی کو
ترے ضوپاش عارض نے خزائن نور کے بخشے
مرا ملجا و ماویٰ تو
مری واحد تمنا تو

تری نکھری جبیں سے پھوٹتی صبحوں کی حُرمت پر
نچھاور جان و دل میرے
ترے مشفق تبسم کی چمن پرور لطافت پر
نچھاور جان و دل میرے
ترے شیریں تکلم کی حسیں روحِ خطابت پر
نچھاور جان و دل میرے
نچھاور سب اثاثہ تجھ پہ میری زندگانی کا

نبی اکرم و اعلیٰ!
ترا احساں کہ نیلے آسماں کی قدس گاہوں سے
مقدس حرف و معنیٰ کا نم ابرِ بہار اترا
زمینوں پر زمانوں تک
کہ جس کی نور برساتی ہوئی ٹھنڈی پھواروں نے
دلوں کی بانجھ بنجر ریت کو
روحوں کے سُوکھے کرم خوردہ نخل زاروں کو

نشاط و انبساطِ زندگی کی سبز خلعت دی
سرور برگ و بر بخشا
زمینِ نجد کی تہ میں رسیلے زمزمے زمزم کی موجوں کے
نئے آہنگ سے جاگے
شتر بانوں کے دن چمکے
شتر بانی کو اعزازِ جہانبانی ملا تجھ سے

نبیٔ اکرم و اعلیٰ!
کرم تیرا کہ بالآخر
مقدس حرف و معنیٰ کے سرپرور اُجالوں میں
نشاں اپنا ملا
گُم گشتگانِ کوہ و صحرا کو
کرم تیرا کہ ہستی کی
سیاہ پرہول راتوں میں
چمک اُٹھیں منازل

غم میں ڈوبے کاروانوں کی
زمینِ شرقِ اوسط! دے گواہی اُن زمانوں کی۔
سرابوں میں بھٹکتی زندگی کے محسنِ اعظم!
عطا کر اپنی رحمت کے اُمڈتے دجلہ زاروں سے
مرے کشکول کی تشنہ لبی کو بھی کوئی جُرعہ
تُو اے سادات کے سیّد!
سخی سیّد!
فقط اک جرعۂ نوشیں عطا کر دے لبِ جاں کو
برہنہ پا
سر و چہرہ غبارِ گردشِ قسمت سے آلودہ
بدن پر غم کی میلی دھجیاں اوڑھے
زمانوں سے
ترے بابِ کرم سے سر لگا کر ایستادہ ہوں
مری غم دیدہ پلکوں سے ٹپکتی التجائیں سن
ز چشمم آستیں بردار و گوہر را تماشا کن

بقیہ از صـ ۱۹

بہت بڑے ہیں۔ اور ان کا عذاب بہت سخت ہے۔ ہمیشہ ہی ان سے بچنے کی خاص طور پر کوشش کرنا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل ہیں:
غیبت کرنا، بہتان تراشی، جھوٹ بولنا، گالی دینا، بے جا ایذاء رسانی (خواہ وہ کسی آدمی کو یا جانور کو) فحش باتیں کرنا، غصہ میں حد سے گزر جانا، سینما اور ٹی وی دیکھنا اور فحش مناظر سے لطف اندوز ہونا۔ بدنگاہی کرنا۔ گندے قصے کہانیاں پڑھنا اور گندے خیالات کی پرورش کرنا۔ تاش گنجفہ وغیرہ ناجائز کھیل کھیلنا۔

یہ وہ گناہ ہیں جن کے گناہ ہونے کا احساس بہت کم لوگوں کو ہوتا ہے اس لئے اسکا تذکرہ مخصوص طور پر کیا گیا ورنہ ہر گناہ سے بچنا فرض ہے خصوصاً رمضان المبارک میں۔

حاشیہ از صـ ۱۷

حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا مگر الفاظ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہیں اور معنیٰ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتے ہیں۔